ملفوظات
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کنز الایمان۔ فتاویٰ رضویہ۔ احکام شریعت۔ حدائق بخشش۔ الامن والعلیٰ۔
شمع شبستانِ رضا جیسی شاہکار کتابوں کے مصنف
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شاہکار تصنیف

ملفوظات

مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشران
بک کارنر پرنٹرز پبلشرز مین بازار جہلم
فون نمبر دوکان: 624306 فون نمبر رہائش: 614977
ای میل: Bookcornerjm@yahoo.co.in

نام کتاب	....	ملفوظات
مصنف	....	مولانا احمد رضا خان بریلوی
سرورق	....	امر شاہد
مطبع	....	فرینڈز پرنٹرز، جہلم
ہدیہ	....	-/[illegible] روپے

ملنے کا پتہ

کتب خانہ شانِ اسلام، اُردو بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر اُردو بازار لاہور

شبیر برادرز، اُردو بازار لاہور

علم وعرفان پبلشرز، اُردو بازار لاہور

خزینہ علم واَدب، اُردو بازار لاہور

رحمٰن بک ہاؤس، اُردو بازار کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

ادارۃ الانور، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ، شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ) اُردو بازار کراچی

میاں صاحب: ایسے ہی وہ بھی کہتے ہیں پھر اس سے کیا حاصل۔

ارشاد: ضرور حاصل ہے حدیث میں فرمایا، اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس اذکر و الفاجر بمافیه یحذره' النّاس۔ کیا فاجر کو بُرا کہنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اسے کب پہچانیں گے۔ فاجر کی بُرائیاں بیان کرو۔ کہ لوگ اس سے بچیں (یہ حدیث امام ابوبکر ابن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبہ اور امام ترمذی محمد علی نے نوادر الاصول اور حاکم نے کتاب الکنی اور شیرازی نے کتاب الالقاب اور ابن عدی نے کامل اور طبرانی نے معجم کبیر اور بیہقی نے سُنن کبریٰ اور خطیب نے تاریخ میں حضرت معویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خطیب نے رواۃ مالک میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی)

میاں صاحب: تو یہ فاسق کو کہا ہے۔

ارشاد: فسق عقیدہ فسق عمل سے بدر جہا بدتر ہے۔

میاں صاحب: بے شک۔

ارشاد: خود حضور اقدس ﷺ نے سب بد مذہبوں کو جہنمی بتایا۔ کلھم فی النار الا واحدۃ۔ اب کیا نہ کہا جائے گا کہ رافضی گمراہ جہنمی ہیں۔

میاں صاحب: رافضی جہنمی نہیں۔

ارشاد: حدیث کا کیا جواب۔

میاں صاحب: (سکوت......فرمایا)

ارشاد: کیا آپ کے نزدیک ابوبکر، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کافر کہنے والا جہنمی نہیں۔

میاں صاحب: کون کہتا ہے کوئی نہیں۔

ارشاد: رافضی کہتے ہیں۔

میاں صاحب: کوئی رافضی ایسا نہیں کہتا۔

مولوی سید تصدق علی صاحب: چھپی ہوئی کتابیں تو موجود ہیں اور کوئی کہتا ہی نہیں۔

میاں صاحب: میرے دس بارہ ہزار ملاقاتی اور عزیز رافضی ہیں۔ کسی نے میرے سامنے اس کا اقرار نہیں کیا۔ کوئی ایسا نہیں کہتا۔

سید مختار صاحب: حضور وہ ضرور ایسا کہتے ہیں آپ کے سامنے تقیۃً کچھ اور کہہ دیا ہوگا۔

ارشاد: حضرت اب وجہ حمایت معلوم ہوئی۔

میاں صاحب: پھر بھائی تم انہیں بُرا کہو وہ تمہیں بُرا کہیں۔

ارشاد: اس کی پرواہ نہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جواب تک بُرا کہا جاتا ہے۔

میاں صاحب: ایسے ہی وہ بھی کہتے ہیں۔

ارشاد: آپ کے نزدیک یہود و نصاریٰ گمراہ ہیں یا نہیں۔

میاں صاحب: ہوں گے۔

ارشاد: ہیں یا نہیں۔

میاں صاحب: ہوں گے (اللہ اللہ ضروریات دین میں بھی تامل)

سید مختار صاحب: اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ ایسے ہی وہ بھی آپ کو کہتے ہیں۔ (تو اہلِ باطل اگر اہلِ حق کو اہلِ باطل کہیں۔ اس سے اہلِ حق انہیں اہلِ باطل کہنے سے باز نہیں رہ سکتے)

میاں صاحب: تشدد کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگلے زمانے میں رافضیوں نے سنیوں کو قتل کیا۔ سنیوں نے رافضیوں کو مارا ہمارے نزدیک دونوں مردود (اللہ اللہ کفریات بکنے والے کو گمراہ نہ کہیے) رافضیوں کو جہنمی نہ بتائے مگر سنی ضرور مردود۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط۔

ارشاد: آپ ایسا فرمایئے مگر اہلِ سنت ایسا ہرگز نہیں کہہ سکتے۔

میاں صاحب: جب دونوں مسلمان ہیں اور باہم لڑے دونوں مردود ہوئے (سبحان اللہ اسی دلیل سے خارجیوں نے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہل جمل و اہل صفین سب پر معاذ اللہ حکم ناپاک لگایا تھا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)

ارشاد: بھلا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جو ایک دن میں پانچ ہزار کلمہ گو قتل فرمائے جو نہ صرف مسلمان بلکہ قراء و علماء کہلاتے اس کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

سید مختار صاحب: میاں صاحب یہ بحث ختم نہ ہوگی، اب تشریف لے چلئے اور اس جلسہ کو خوشی اور خوش اسلوبی پر ختم کیجیے۔

میاں صاحب: (کھڑے ہو کر تشریف لے جاتے وقت) ابوبکر صدیق کو کسی نے ان کے

سامنے بُرا کہا۔ لوگوں نے اس قتل کرنا چاہا۔ صدیقؓ نے فرمایا کہ قتل میرے بُرے کہنے والے کے لئے نہیں ہے۔ (آگے تمہٗ حدیث یوں ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرے۔ میاں صاحب یہیں تک پہنچے تھے کہ اس کے لئے ہے کہ اعلیٰ حضرت قبلہ نے سبقت کر کے فرمایا) جو رسول اللہ ﷺ کو کہے۔ معاذ اللہ مر کر مٹی میں مل گئے۔

حاضرین: سوائے میاں صاحب سب ہنسنے لگے۔

ارشاد: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے تابع ہیں جنہوں نے خوارج کو نہ گلے لگایا نہ بھائی بنایا۔ بدمذہبی کے ہوتے ہوئے کچھ پاس نہ فرمایا۔

میاں صاحب: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ (جلسہ بالخیر ختم وتمام وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ)

مؤلف: حدیث ارشاد فرمایا اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّھَمْ بچو تہمت کی جگہوں سے۔ یہ امر کسی کے ساتھ خاص نہیں سب مسلمانوں کو عام ہے وہ عام ہوں یا خاص اور ظاہر کہ اولیاء کرام مکلف ہیں تو وہ بھی مامور ہوئے پھر انہیں اس امر کا خلاف کیوں جائز ہوگا اور پھر اس صورت میں صرف تہمت کے موقع سے بچنا ہی نہیں بلکہ لوگوں کو بلاوجہ بدگمانی کا مرتکب کرنا بھی ہے جو حرام ہے۔

ارشاد: شریعت میں احکام اضطرار احکام اختیار سے جدا ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ خمر و خنزیر حرام قطعی ہیں مگر ساتھ ہی ارشاد ہوا۔ اِلَّا مَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃٍ۔ بھوک یا پیاس سے جان نکلی جاتی ہے اور کھانے یا پینے کو حرام کے سوا کچھ نہیں۔ اب اگر ترک کرے تو گنہگار ہوگا۔ اور حرام موت مرے گا۔ بلکہ فرض ہے۔ جان بچانے کی قدر استعمال کرے۔ یونہی اگر نوالہ اٹکا دم نکلا جاتا ہے اور اُتارنے کو سوائے خمر کچھ نہیں، شریعت کا کلیہ قاعدہ ہے۔ اَلضُّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ اللہ عزوجل کے ساتھ قلب کی محافظت اہم و اعظم فرائض سے ہے۔ جب بحالت ضعف و تنگی ظرف اس کا حفظ بے ایسے کسی اظہار کے نہ بن پڑے تو یہ واجب ہوگا۔ حقیقت فعل سے جاہل اسے مرتکب حرام جانے گا۔ حالانکہ وہ ایک مباح کر رہا ہے اور فعل سے واقف حال فاعل سے غافل اسے موضوع تہمت میں پڑتا۔ لوگوں کو بدگمانی میں ڈالنا۔ یوں خلاف امر کرتا گمان کرے گا حالانکہ وہ ادائے واجب اعظم کر رہا ہے۔ کیا اپنے کسی عضو کا کاٹ ڈالنا حرام نہیں۔ لیکن معاذ اللہ آکلہ ہو جائے تو کاٹا جائے گا کہ اور بدن محفوظ رہے۔ سیدنا ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سو اشرفیاں ملیں۔ کنارہ دجلہ پر